سُوْرَةُ الشُّعَرَآءُ

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۹　　وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

طٰسٓمٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② ط س م ① یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ②

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③ (اے) پیغمبر شاید تم اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے ③

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں پھر انکی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں ④

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤ اور انکے پاس (خدائے) رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آئی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ⑤

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥ سو یہ تو جھٹلا چکے اب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہوگی جس کی ہنسی اڑاتے تھے ⑥

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی نفیس چیزیں اگائی ہیں ⑦

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ کچھ شک نہیں کہ اس میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے مگر یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ⑧

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑨ اور تمہارا پروردگار غالب (اور) مہربان ہے ⑨

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Ta. Sin. Mim.

2. These are revelations of the Scripture that maketh plain.

3. It may be that thou tormentest thyself (O Muhammad) because they believe not.

4. If We will, We can send down on them from the sky a portent so that their necks would remain bowed before it.

5. Never cometh there unto them a fresh reminder from the Beneficent One, but they turn away from it.

6. Now they have denied (the Truth); but there will come unto them tidings of that whereat they used to scoff.

7. Have they not seen the earth, how much of every fruitful kind We make to grow therein?

8. Lo! herein is indeed a portent; yet most of them are not believers.

9. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

سورہ شعرا بھی مکی سورتوں میں شمار کی گئی ہے اور گزشتہ مضمون یعنی کفار کے انکار پر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کیفیت کو بیان کرتی ہے جو رحمت للعالمین ﷺ پر وارد ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ بھی تو یہ سب بات خوب جانتے تھے کہ ان کا نہ ماننا ان کی ان برائیوں کا نتیجہ ہے جس سے ان کی فطری صلاحیت تباہ ہو گئی اور آپ کا یہ ایمان بھی تھا کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے اگر وہ منوانا چاہے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا نیز آپ ﷺ کو یہ علم بھی تھا کہ آپ کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے منوانا نہیں مگر اس کے باوجود جب کفار انکار کی راہ اختیار کرتے تو آپ ﷺ کی نگاہِ پاک میں تو وہ منظر ہوتا تھا کہ اس انکار کے نتیجہ میں انہیں کس حال میں دوزخ میں جھونکا جائے گا تو فطری رحمدلی اور شفقت کے باعث آپ ﷺ کو بہت دکھ ہوتا تو ان آیات مبارکہ میں آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے پھر سے ارشاد فرمایا گیا اور آپ ﷺ کو اس طرف متوجہ کیا گیا کہ یہ ایک ایسی روشن کتاب ہے جو واضح دلائل مہیا کرتی ہے اللہ کی وحدانیت پر اور اس کے معبودِ برحق ہونے پر آگے ان دلائل کو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ بندے کو اختیار دیا گیا ہے تو اگر کوئی اپنی پسند سے دوسری راہ یعنی انکار کی راہ اپناتا ہے تو آپ اس کا دکھ اس قدر محسوس نہ کیجیے کہ جان سے جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے اگر یہ نہیں مانتے تو نہ ماننے کا بھی انہیں اختیار ہے بھلا اگر ان سے منوانا ہی مقصد ہوتا تو کوئی ایسی نشانی نازل کر دی جاتی کہ ان کی گردنیں جھکی رہ جاتیں انہیں بعد الموت کا مشاہدہ کرا دیا جاتا یا یہ کہ جو نہ مانے گا سانس نہ لے سکے گا یا اسے سر میں درد شروع ہو جائے گا تو کون انکار کرتا مگر ایسا نہیں بلکہ انہیں پسند و ناپسند کی مہلت دی گئی ہے اور یہ صرف آپ سے نہیں ہو رہا بلکہ کفار کے پاس جب بھی اللہ کی طرف سے جو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے کوئی ہدایت نازل ہوئی اور کتاب آئی تو انہوں نے اس حد تک بے رُخی برتی کہ اس کا انکار کر دیا اور ان حقائق کا تمسخر اڑایا جو اللہ نے بیان فرمائے تھے مگر وہ دن بھی دور نہیں کہ جب وہ تمام حقائق اُن پر ظاہر ہو جائیں گے اور ان منازل سے انہیں گزرنا ہو گا جن کا مذاق اڑاتے تھے یہ اس قدر اندھے ہیں کہ زمین اور اس کی روئیدگی پہ بھی غور نہیں کرتے کہ اللہ نے کس قدر پودے اگا دیئے ہیں اور ان سب کا

طریق بھی متعین ہے نر و مادہ میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں اور جو پھل پھول یا نتیجہ ان سے مطلوب ہے وہ دے رہے ہیں اللہ کا نظام کس قدر عظیم اور مضبوط ہے کہ ہر شے پیدا ہونے سے لے کر فنا ہونے تک اس کے ایک ایک ضابطے کی پابندی کرتی ہے اور ان سب کا حاصل انہی کی یعنی انسان ہی کی خدمت ہے تو کیا انسان جس کی سب خدمت کرتے ہیں اور جو واقعی اللہ کے نظام میں تکوینی امور میں اس کے ضابطوں کے تحت ہر منزل سے گزرتا ہے جہاں اسے اختیار دیا گیا ہے وہاں کوئی نتیجہ نہ ہوگا کیا اس سارے نظام میں ایسے دلائل کی کمی ہے ہرگز نہیں ہر صنعت صانع کے کمالِ قدرت کی گواہ ہے صرف انہیں میں سے اکثر کو ایمان نصیب نہیں اور یہ نہیں مانتے پھر ایسے لوگوں کا دُکھ آپ اتنی شدت سے کیوں محسوس کریں ان کا کردار تو یہ ہے اللہ انہیں تباہ کر دے اور وہ غالب ہے کر سکتا ہے مگر وہ رحم کرنے والا ہے کہ انہیں مہلت دے رکھی ہے کتاب نازل فرمائی اپنا رسول مبعوث فرمایا یہ اس کے کرم کی بات ہے

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۰ تا ۳۳

وَقَالَ الَّذِيْنَ 19/6

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾	اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ﴿۱۰﴾
قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾	(یعنی) قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں ﴿۱۱﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾	انہوں نے کہا کہ میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں ﴿۱۲﴾
وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾	اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے تو ہارون کو حکم بھیج (کہ میرے ساتھ چلیں) ﴿۱۳﴾
وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾	اور اُن لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ مجھکو مار ہی ڈالیں ﴿۱۴﴾
قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ ۭ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾	فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں ﴿۱۵﴾
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾	تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمام جہان کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ﴿۱۶﴾
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۱۷﴾	(اور اسلئے آئے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں ﴿۱۷﴾
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾	(فرعون نے موسیٰ سے) کہا کیا ہم نے تم کو کم سن بچے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر نہیں کی ﴿۱۸﴾

10. And when thy Lord called Moses, saying: Go unto the wrongdoing folk,

11. The folk of Pharaoh. Will they not ward of (evil)?

12. He said: My Lord! Lo! I fear that they will deny me,

13. And I shall be embarrassed, and my tongue will not speak plainly, therefor send for Aaron (to help me).

14. And they have a crime against me, so I fear that they will kill me.

15. He said: Nay, verily. So go ye twain with Our tokens. Lo! We shall be with you, Hearing.

16. And come together unto Pharaoh and say: Lo! we bear a message of the Lord of the Worlds,

17. (Saying): Let the Children of Israel go with us.

18. (Pharaoh) said (unto Moses): Did we not rear thee among us as a child? And thou didst dwell many years of thy life among us?

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور تم نے ایک اور کام کیا تھا جو کیا تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو ﴿۱۹﴾

19. And thou didst that thy deed which thou didst, and thou wast one of the ingrates.

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

(موسیٰ نے) کہا کہ ہاں وہ حرکت مجھ سے انجانے کی (۲۰) ہوئی تھی (اور) میں خطا کار تھا

20. He said: I did it then, when I was of those who are astray.

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

تو جب مجھے تم سے ڈر لگا تو تم میں سے بھاگ گیا پھر خدا نے مجھ کو نبوت و علم بخشا اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا (۲۱)

21. Then I fled from you when I feared you, and my Lord vouchsafed me a command and appointed me (of the number) of those sent (by Him).

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

اور (کیا) یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (۲۲)

22. And this is the past favour wherewith thou reproachest me: that thou hast enslaved the Children of Israel.

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

فرعون نے کہا کہ تمام جہان کا مالک کیا؟ (۲۳)

23. Pharaoh said: And what is the Lord of the Worlds?

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

کہا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو (۲۴)

24. (Moses) said: Lord of the heavens and the earth and all that is between them, if ye had but sure belief.

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

فرعون نے اپنے اہل موال سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (۲۵)

25. (Pharaoh) said unto those around him: Hear ye not?

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

(موسیٰ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا مالک (۲۶)

26. He said: Your Lord and the Lord of your fathers.

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

(فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باؤلا ہے (۲۷)

27. (Pharaoh) said: Lo! your messenger who hath been sent unto you is indeed a madman!

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

(موسیٰ نے) کہا کہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو (۲۸)

28. He said: Lord of the East and the West and all that is between them, if ye did but understand.

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾

(فرعون نے) کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا (۲۹)

29. (Pharaoh) said: If thou choosest a god other than me. I assuredly shall place thee among the prisoners.

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

(موسیٰ نے) کہا خواہ میں آپ کے پاس روشن چیز (یعنی معجزہ) (۳۰) لاؤں

30. He said: Even though I show thee something plain?

قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

(فرعون نے) کہا اگر سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) (۳۱)

31. (Pharaoh) said: Produce it then, if thou art of the truthful.

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾

پس انہوں نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گئی (۳۲)

32. Then he flung down his staff and it became a serpent manifest:

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور اپنا ہاتھ جو نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کیلئے سفید براق نظر آنے لگا (۳۳)

33. And he drew forth his hand and lo! it was white to the beholders.

اسرار و معارف

نبی اکرم ﷺ کی شفقت کس قدر ہے اس کا اندازہ کیجیے کہ کفار کا دکھ بھی کس شدت سے محسوس فرماتے ہیں ؎ دوستاں را کجا کنی محروم۔ تو کہ با دشمناں نظر داری یعنی جس کا لطف و کرم دشمن پہ بھی عام ہے بھلا دوستوں کو

کب محروم کرسکتا ہے تو آپ ﷺ کی تشفی فرماتے ہوئے اللہ کریم نے انسانوں پہ اپنے کرم کی ایک ادا کا تذکرہ فرمایا کہ فرعون کس قدر ظالم اور گستاخ کافر تھا اور اپنے خدا ہونے کا دعویدار بھی مگر اللہ کریم نے اسے بھی محروم نہ رکھا اور اپنے اولوالعزم رسول کو اس کے پاس بھیجا معجزات اور دلائل دیئے اور ہدایت کی طرف بلایا اگر وہ اپنی پسند سے دوسرے راستے پر ہی جانا چاہتا ہو تو پھر ایسے بدبختوں کے لیے دُکھ محسوس نہ کیا کیجیے کہ جب اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس ظالم قوم یعنی فرعون کی قوم کے پاس جایئے اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دیجیے کیا وہ اس قدر بے راہ رو ہو گئے ہیں کہ انہیں اللہ کا خوف بھی نہیں رہا تو موسیٰ علیہ السلام نے

طلب اسباب منع نہیں

عرض کیا بارے الٰہا میرا سینہ بھی ذرا رک رک جاتا ہے یعنی میں فوراً جواب نہیں دے پاتا یا بات اور اس کا جواب میرے دل میں فوراً نہیں آتے نیز میری زبان بھی روانی سے نہیں چلتی تو آپ ازراہِ کرم ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیج دیجیے نیز انہوں نے تو مجھے قتل کا مجرم بنا رکھا ہے اور ڈر ہے کہ جیسے ہی مجھے پائیں گے قتل کر دیں گے تو ارشاد ہوا ہرگز نہیں یعنی ان باتوں میں کچھ بھی آڑے نہ آئے گا چنانچہ شرحِ صدر بھی عطا ہوا بات بھی کرنے میں وہ دشواری حائل نہ رہی اور ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرما کر ہمراہ کر دیا تو تعمیلِ ارشاد میں مزید سہولت کے لیے اسباب کا طلب کرنا بہت مناسب اور ضروری ہے انہیں ربِّ کریم عطا فرما کر آسانی بھی فرما دیتے ہیں۔

چنانچہ ارشاد ہوا کہ اب آپ دونوں جایئے اور معجزات و دلائل پیش فرمایئے اور یاد رکھیئے میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور سب کچھ سنتا ہوں ہر بات سے باخبر ہوں چنانچہ دونوں حضرات فرعون کے دربار میں

رسُول کے ساتھ ایمان ہی اللہ کے ساتھ ایمان کی بنیاد ہے

پہنچے اور اللہ کی طرف دعوت دی اور فرمایا کہ ہم دونوں اس پروردگار کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے چنانچہ تم اور تمہاری قوم بغاوت و سرکشی چھوڑ کر اللہ کی اطاعت اختیار کرو نیز بنی اسرائیل کو جو مدتوں سے تمہاری غلامی کی چکّی میں پِس رہے ہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دو کہ وہ اپنے وطنِ اصلی کو لوٹ جائیں بنی اسرائیل کا اصل وطن شام تھا اور گزشتہ چار سو سال سے مصر کے فرعونوں کی غلامی میں جکڑے ہوئے تھے جب موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے

تو تقریباً سوا چھ لاکھ کی تعداد میں تھے

مناظرہ اور کج بحثی

یہاں فرعون اور موسیٰ علیہ السّلام کے سوال و جواب مناظرہ کی صورت میں بیان ہوئے ہیں جس کا رواج تا حال بھی ہے اور عموماً مناظرے کے نام پر کج بحثی کر کے محض اپنی بات غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ حق یہ ہے کہ دلائل سے حق واضح کیا جائے اور عموماً جس فریق کے پاس دلیل نہ ہو وہ کج بحثی پر اتر آتا ہے جیسا کہ فرعون نے یہاں توحید باری کے مقابلے میں اپنی خدائی پر کوئی دلیل دی نہ بنی اسرائیل کو غلامی میں رکھنے کا کوئی جواز پیش کیا بلکہ اُلٹا موسیٰ علیہ السلام کی ذات پر اعتراض کیا کہ واہ آپ تو وہی ہیں جنہیں ہم نے پالا پوسا اور عمر عزیز کا ایک حصّہ ہمارے گھر پہ بسر کیا آج ہمیں کو دعوت دینے چلے آئے اور پھر آپ کو تو یہ بھی پتہ ہے کہ کتنا بڑا جرم آپ نے کیا تھا ایسے لوگ اصلاح کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں آپ نے اس کی کج بحثی کا بھی صحیح طریقے سے اور حق بیان کرتے ہوئے جواب دیا کہ واقعی وہ مجھ سے خطا ہو گئی تھی مگر وہ قتلِ عمد نہ تھا میں نے قبطی کو ظلم سے روکا وہ باز نہ آ رہا تھا تو منع کرنے کے لیے مُکا رسید کر دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی اور یہ میری بھول تھی جو نبوت کے منافی نہیں پھر میں تمہارے قانون سے بچنے کے لیے تمہارے ملک ہی سے چلا گیا کہ یہاں اسرائیلی پر ظلم تو ظلم نہیں کہلاتا اور قبطی اگر غلطی سے بھی مارا گیا تو سخت سزا ملے گی اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے نبوت و رسالت سے سرفراز فرما دیا کہ یہ خطا اس کے منافی نہ تھی نہ کسی خطا کے ارادے سے کی گئی تھی تو اب فریضۂ رسالت ادا کرنے تمہارے پاس آ گیا ہوں رہی تمہاری یہ بات کہ پرورش کا احساس جتاتے ہو تو ذرا اپنے ظلم کو دیکھو جو مجھے تمہارے پاس پہنچانے کا سبب بنا کہ بنی اسرائیل کو تم نے غلامی کی زنجیر میں جکڑ رکھا تھا پھر ان کے بچے قتل کرانے شروع کر دیئے تو مجھے میری ماں نے دریا میں ڈال دیا جہاں سے تم نے لے لیا اور پالنے لگے بھلا یہ تمہارا کیا احسان تھا یہ تو تمہارے ظلم کے باعث ہوا اور اللہ نے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا کہ جسے مارنے کے لیے تم نے بچے قتل کرانے شروع کیے تھے اس کی پرورش تمہارے گھر پہ کرنا پڑی۔

فرعون لاجواب ہوا تو کہنے لگا بھلا پروردگارِ عالم کون ہے اپنی ساری بات سے دوسری طرف پلٹ گیا آپ نے فرمایا وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اس سب کا یعنی اس نے

نے ذاتِ باری اور اس کی کُنہ کے بارے سوال کیا آپ نے جواب صفاتِ باری سے دیا کہ اس کی ذات کی کُنہ کو پانا ممکن نہیں لہٰذا فرمایا کہ اگر تم میں یقین کرنے اور نتائج کو سمجھنے کی صلاحیت ہے تو کائنات کا ہر ذرہ اس کی ربوبیت کا گواہ ہے فرعون اہلِ دربار سے کہنے لگا ذرا سنو تو ہم کیا پوچھ رہے ہیں اور جواب کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہے تمہارا بھی اپنی ذات پر غور کرو تمہیں کس نے پیدا کیا اگر تم خدا تھے تو تمہارے باپ دادا کو کس نے پیدا کیا ان کا ربّ بھی وہی ہے اب فرعون کے پاس کج بحثی کی گنجائش بھی نہ رہی تو کہنے لگا کہ یہ رسول جو آپ لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہے پاگل لگتا ہے تو آپ نے فرمایا وہ تو مشرق و مغرب کا رب ہے طلوع و غروب کا نظام اسی کا ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سارے نظام کو بھی وہی چلاتا ہے فرعون بھڑک اٹھا کہنے لگا اگر میرے علاوہ کسی کو معبود مانو گے تو تمہیں جیل میں ڈال دوں گا یہ اس کے دلائل سے عاجز ہونے کی آخری دلیل تھی مگر ابھی تک تو بات زبانی تھی آپ نے فرمایا اگر اس سے بھی بڑی دلیل یعنی معجزہ بھی پیش کر دوں تب بھی تو فرعون نے کہا لائیے معجزہ ابھی آپ کی صداقت بھی کھل جاتی ہے

تو آپ نے عصا پھینک دیا جو قدرتِ الٰہی سے بہت بڑا اژدہا بن گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ بغل میں دے کر نکالا تو وہ چاند سا روشن ہو گیا۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۳۴ تا ۵۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾
فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ تو کامل فن جادوگر ہے ﴿۳۴﴾

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۙ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ ﴿۳۵﴾

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾
انہوں نے کہا کہ اسکے اور اسکے بھائی کے بارے میں کچھ توقف کیجئے اور شہروں میں نقیب بھیج دیجئے ﴿۳۶﴾

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾
کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع کر کے) آپکے پاس لے آئیں ﴿۳۷﴾

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾
تو جادوگر ایک مقررہ دن کی میعاد پر جمع ہو گئے ﴿۳۸﴾

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾
اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہونا چاہئے ﴿۳۹﴾

34. (Pharaoh) said unto the chiefs about him: Lo, this is verily a knowing wizard,

35. Who would drive you out of your land by his magic. Now what counsel ye?

36. They said: Put him off, (him) and his brother, and send them into the cities summoners,

37. Who shall bring unto thee every knowing wizard.

38. So the wizards were gathered together at a set time on a day appointed.

39. And it was said unto the people: Are ye (also) gathering?

40. (They said): Aye, so that we may follow the wizards if they are the winners.

41. And when the wizards came they said unto Pharaoh: Will there surely be a reward for us if we are the winners?

42. He said: Aye, and ye will then surely be of those brought near (to me).

43. Moses said unto them: Throw what ye are going to throw!

44. Then they threw down their cords and their staves and said: By Pharaoh's might, lo! we verily are the winners.

45. Then Moses threw his staff and lo! it swallowed that which they did falsely show.

46. And the wizards were flung prostrate,

47. Crying: We believe in the Lord of the Worlds,

48. The Lord of Moses and Aaron.

49. (Pharaoh) said: Ye put your faith in him before I give you leave. Lo! he doubtless is your chief who taught you magic! But verily ye shall come to know. Verily I will cut off your hands and your feet alternately, and verily I will crucify you every one.

50. They said: It is no hurt, for lo! unto our Lord we shall return.

51. Lo! we ardently hope that our Lord will forgive us our sins because we are the first of the believers.

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾

تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم انکے پیرو ہو جائیں ﴿٤٠﴾

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ

جب جادوگر آگئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم غالب

لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾

رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہوگا؟ ﴿٤١﴾

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾

فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں بھی داخل کر لیے جاؤ گے ﴿٤٢﴾

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٣﴾

موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو ڈالو ﴿٤٣﴾

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ

تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے

فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾

لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم! ہم ضرور غالب رہیں گے ﴿٤٤﴾

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ

پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادوگروں

مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾

نے بنائی تھیں نگلنے لگی ﴿٤٥﴾

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا ﴿٤٦﴾

تب جادوگر سجدے میں گر پڑے ﴿٤٦﴾

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾

اور کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے مالک پر ایمان لائے ﴿٤٧﴾

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾

جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے ﴿٤٨﴾

قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ

فرعون نے کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں

إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ

تم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ

جادو سکھایا ہے سو عنقریب تم اس کا انجام معلوم کرو گے

وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ

کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کاٹ

أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾

دوں گا اور تم سب کو سُولی پر چڑھا دوں گا ﴿٤٩﴾

قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾

انہوں نے کہا کچھ نقصان نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں ﴿٥٠﴾

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا

ہمیں اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا اسلئے

أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾

کہ ہم اوّل ایمان لانیوالوں میں ہیں ﴿٥١﴾

اسرار و معارف

تو فرعون موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہونے کی بجائے اپنے اُمراءِ دربار سے کہنے لگا کہ دیکھو کتنا ماہر جادوگر ہے اس کے ارادے تو یہ نظر آتے ہیں کہ جادو کے زور سے ملک ہی چھین لے گا اور تم سب کو یہاں سے بھگا دیگا حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ دی تھی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کی بات ارشاد فرمائی تھی

ان کی حکومت یا ملک کی بات تک نہ کی تھی۔ فرعون چونکہ دلائل میں لاجواب ہو چکا تھا اس لیے ادھر کی بات بنا کر اپنے اُمراء کو ساتھ رکھنے کا آرزومند تھا چنانچہ کہنے لگا کہ اب آپ لوگ جو مشورہ دیں گے اسی کے مطابق عمل کیا جا سکے گا تو اُمراء نے مشورہ دیا کہ فی الحال موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو ٹرخا دیا جائے اور ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے چونکہ مُلکِ مصر میں ایک سے ایک اچھا جادوگر موجود ہے تو آپ شاہی حکم روانہ کر دیں تاکہ جادوگری کے تمام ماہرین کو جمع کیا جا سکے اور یوں ان کے جادو کا مقابلہ کیا جائے نیز موسیٰ علیہ السلام سے وقت طے کر لیا گیا اور کہا گیا کہ ہم آپ کے مقابلہ میں اپنے جادوگر لائیں گے آپ نے بھی وقت طے کر لیا اور اس بات پر اصرار نہ فرمایا کہ یہ معجزہ ہے جادوگری نہیں بلکہ وقت پر فیصلہ چھوڑ دیا کہ جب وقت آئے گا تو جادو اور معجزہ کا فرق از خود ظاہر ہو جائے گا۔

جادو اور مُعجزہ کا فرق

ایک بات تو یہ واضح ہے کہ جس دور میں انسانوں کے پاس جس قسم کے کمالات تھے اسی قسم کے معجزات انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوئے کہ لوگ جس فن سے واقف ہیں اسی میں پہچان کر سکیں کہ ایسا ہونا محض اللہ کی قدرت سے ممکن ہے ورنہ انسانی بس میں نہیں۔ دوسری بات یہ واضح ہو گئی کہ معجزہ یا کرامت احقاقِ حق کے لیے ہوتے ہیں اور دین کی حقانیت کی دلیل بنتے ہیں جبکہ جادو یا شعبدہ دنیاوی مفادات کے لیے کیا جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ جادو میں شئے کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی ویسی ہی رہتی ہے دیکھنے والوں کو بدلی ہوئی نظر آتی ہے جبکہ معجزہ میں جو ظاہر ہوتا ہے وہ واقعی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں لوگوں کو سانپ نظر آتی تھیں مگر موسیٰ علیہ السلام کا عصا صرف نظر ہی نہ آتا تھا واقعی سانپ بن جاتا تھا چنانچہ سب اشیا کو نگل گیا۔

جادوگر وقتِ مقررہ پر جمع ہو گئے اور فرعونیوں نے خوب ڈھنڈورا پیٹا کہ سب لوگ جمع ہوں اور تماشہ دیکھیں نیز مقابلے میں جادوگروں کی پیٹھ ٹھونکیں اور جب وہ جیت جائیں گے تو انکا خوب جلوس نکالیں گے کہ ہر جادوگر سانپ بنانے کا دعویدار تھا چنانچہ فرعونی سمجھ بیٹھے کہ موسیٰ کا ایک سانپ ان سب کا

مقابلہ کب کر سکے گا۔

جادوگروں نے پہلے فرعون کے پاس حاضری دی اور اپنی بات پیش کی مقابلہ جیتنے کی صورت میں ہمیں ایسا ہی انعام بھی ملنا چاہیے جیسا بڑا مقابلہ ہے کہ جس نے فرعون کو مجبور کر دیا ہے اس لیے کہ حاصل ہی دُنیا کے مفادات ہوتا ہے فرعون نے بھی ان کی بہت حوصلہ افزائی کی اور کہا تمہیں اُمید سے زیادہ ملے گا نہ صرف دولت کے انبار پاؤ گے بلکہ آئندہ کے لیے تمہیں دربار میں جگہ دی جائے گی اور میرے اُمراء میں شمار کیے جاؤ گے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پہلے اپنا کمال پیش کرنے کی دعوت دی جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے انہوں نے خود یہ اجازت چاہی تھی کہ یا موسیٰ آپ پہلے اظہار کریں گے یا ہمیں اجازت ہے اور یہ احترام

احترامِ نبوت کا اثر

انہوں نے ایک باکمال جادوگر جان کر کیا کہ جس نے فرعون کو مقابلے پر مجبور کر دیا تھا مگر نبی کا احترام کرنا انہیں حق سمجھنے کا شعور دے گیا خواہ نبی مانے بغیر کیا تو بھی ثمرات سے خالی نہ رہا۔ انہوں نے اپنی رسیاں، لاٹھیاں اور جو کچھ وہ لائے تھے میدان میں پھینک دیں تو میدان اژدہوں سے بھر گیا اور ہر طرف بڑے بڑے سانپ پھنکارنے لگے یہ دیکھ کر کہنے لگے عظمتِ فرعون کی قسم ہم ضرور جیت جائیں گے اب ان اتنے بڑے بڑے سانپوں کا یہ کیا بگاڑیں گے انہوں نے فرعون کی عظمت

قسم

کی قسم کھائی ایسے ہی آج کل غیر اللہ کی قسمیں کھانے کا رواج ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ قسم صرف اللہ کی کھائی جا سکتی ہے اور جس قدر گناہ جھوٹ پر اللہ کی قسم کھانے کا ہے غیر اللہ کی قسم سچ پر بھی کھائی جائے تو اس سے کم گناہ نہ ہوگا جیسے تمہاری قسم یا تمہارے سر کی قسم یا بیٹے کی قسم وغیرہ۔

موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنا عصا مبارک ڈال دیا تو وہ اتنا بڑا اژدہا بن گیا کہ سانپوں کی عادت کے مطابق اپنے سے چھوٹے سانپوں کو نگلنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان خالی کر دیا سب کو چٹ کر گیا اور جب موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا تو ویسا ہی عصا تھا اس میں کچھ بڑھا نہ تھا سانپ کا پیٹ تو یقیناً پھولا ہوگا اور کتنا بڑا اژدہا ہوگا کہ ہزاروں سانپوں کو نگل گیا مگر جب عصا بنا تو پھر اپنی پہلی ہی صورت پر تھا۔

حضرت جی بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جادوگروں نے دیکھا اگر موسیٰ علیہ السلام بھی جادو کرتے تو ان کا جادو باطل ہو جاتا اور رسیاں اور لاٹھیاں تو باقی رہ جاتیں جبکہ یہاں کچھ نہ بچا تھا نیز اپنے کمال کا انعام دولت

کی صورت میں چاہتے جبکہ یہاں بات اللہ پر ایمان لانے کی تھی تو انہیں یقین ہو گیا کہ یہ نبی کا معجزہ اور اللہ کا فضل ہے چنانچہ سب سجدے میں گر گئے اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا نیز یہ سب کچھ تو دوسرے سب لوگ بھی دیکھ رہے تھے انہیں نبی کا ادب کرنے کا اجر بھی حق کو قبول کرنے کی استعداد کی صورت میں نصیب ہوا کہنے لگے کہ ہم پروردگارِ عالم پر ایمان لاتے ہیں وہی رب جو موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کا رب ہے۔

ایمان باللہ کی تعیین

جیسا کہ یہاں مذکور ہے کہ ہم اسی رب پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ربّ ہے ایسا ہی فقہ کے مطابق ضروری ہے کہ بچے کو سکھایا جائے کہ میں اس اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس کی دعوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہجرت فرمائی نے دی تاکہ متعین ہو جائے کہ کسی غیر اللہ ہی کو تو اللہ تصور نہیں کر رکھا۔ جب جادوگر سجدے میں گر گئے اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا تو فرعون سخت پریشان ہو گیا کہ اس نے بہت سے لوگوں کو اس امید پر جمع کر رکھا تھا کہ جادوگر غالب ہو نگے مگر یہاں بات ہی اُلٹ گئی اور موسیٰ علیہ السلام کا غلبہ تو لوگوں کے ایمان لانے کا سبب بن سکتا تھا چنانچہ اس نے سب سے پہلے تو یہ الزام لگایا کہ اچھا تو یہ تمہاری سازش تھی اور موسیٰ ہی تم سب کے استاد اور بڑے جادوگر تھے اور یوں تم سب مل کر مجھے ناکام کرنے کا منصوبہ بنا لائے تھے جب ہی تو میرے پوچھے بغیر اتنا بڑا اعلان کر گزرے ورنہ تو مجھے بتانا چاہیے تھا کہ ہم مغلوب ہو گئے اب کیا کیا جائے اور یہ سب الزام تھا اسے خبر تھی کہ موسیٰ علیہ السّلام جتنا عرصہ مصر میں رہے اسی کے محل میں تھے اور جب نکلے تو ملکِ مصر سے ہی دور چلے گئے پھر بھلا ان کے استاد کیسے ہو گئے لیکن جہلا عموماً تحقیق سے عاری ہونے کے سبب ایسی ہی فضولیات کو مان لیا کرتے ہیں نیز اس نے ان کو بہت سخت سزا دینے کا ارادہ کر لیا کہ اس جھوٹ کے ساتھ جب تشدد کا مظاہرہ ہو گا تو سب لوگ اسی کو ماننے میں عافیت سمجھیں گے چنانچہ کہنے لگا میں تمہارا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دوں گا اور یوں تمہیں تڑپتے ہوئے سولی پہ لٹکا دوں گا کہ تمہیں میری نافرمانی کی سخت سزا کا مزہ چکھایا جائے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو کوئی بات ہی نہیں تم جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو ہم قتل بھی ہوں گے تو اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اور تمہارا یہ ظلم بھی ہمارے لیے نجات اور ترقی درجات کا سبب بن جائے گا یہی ہمارا مقصود بھی ہے کہ رب کریم ہماری

خطاؤں کو معاف کر دے اور یہ کہ ان تمام حاضرین میں ہم ہی کو سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نبی کے ساتھ قلبی تعلق علومِ نبوت کے حصول کا سبب بن جاتا ہے

یہاں قابل غور بات یہ ہے

کہ جادوگروں کو فرعون نے طلب کیا اس سے پہلے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی نہ سنا ہوگا پھر یہاں بھی مقابلے سے واسطہ پڑا اور انہیں جادوگر ہی سمجھے مگر جب حق ظاہر ہوا اور اللہ نے ایمان کی توفیق دی تو اس قدر خلوص اور دل کی گہرائیوں سے ایمان لائے کہ علومِ نبوت بغیر ظاہری سبب کے ان کے دل میں وارد ہو گئے اور ان کی زبان پر جاری ہو گیا کہ حق کے مقابلے میں موت کے خوف کی کوئی حیثیت نہیں نیز راہِ حق میں موت اللہ کے قرب اور اخروی نجات اور ترقی درجات کا سبب ہے اور یہی ہمارا مقصود ہے آخرت کا تذکرہ اس انداز سے فرمایا کہ گویا اللہ نے حجابات ہٹا دیے ہوں اور وہ ایک ایک حقیقت کا مشاہدہ فرما کر بیان کر رہے ہوں اس لیے کہ بظاہر انہیں ان حقائق کی تعلیم دینے کی نوبت نہ آسکی تھی یہی کمال صحابہ کرامؓ کو نصیب ہوا کہ برسوں کے جاہل ایمان لاتے ہی علومِ دین و دنیا کے فاضل بن گئے اور غازی مجاہد اور شہید کہلائے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۵۲ تا ۶۸

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے نکلو (فرعونیوں کی طرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائیگا ﴿۵۲﴾

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

تو فرعونیوں نے شہروں میں نقیب روانہ کیے ﴿۵۳﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾

(اور کہا) کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے ﴿۵۴﴾

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں ﴿۵۵﴾

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور ہم سب باساز و سامان ہیں ﴿۵۶﴾

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾

تو ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا ﴿۵۷﴾

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾

اور خزانوں اور نفیس مکانات سے ﴿۵۸﴾

كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

(انکے ساتھ) اسطرح (کیا) اور (ان چیزوں کا) وارث بنی اسرائیل کو کر دیا ﴿۵۹﴾

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾

تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) انکا تعاقب کیا ﴿۶۰﴾

فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑے گئے ﴿۶۱﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۸

52. And We inspired Moses, saying: Take away My slaves by night, for ye will be pursued.

53. Then Pharaoh sent into the cities summoners,

54. (Who said): Lo! these indeed are but a little troop,

55. And lo! they are offenders against us,

56. And lo! we are a ready host.

57. Thus did We take them away from gardens and water-springs,

58. And treasures and a fair estate.

59. Thus (were those things taken from them) and We caused the Children of Israel to inherit them.

60. And they overtook them at sunrise.

61. And when the two hosts saw each other, those with Moses said: Lo! we are indeed caught.

قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتلائیگا ﴿٦٢﴾

62. He said: Nay, verily! for lo! my Lord is with me. He will guide me.

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾

اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ گویا) بڑا پہاڑ (ہے) ﴿٦٣﴾

63. Then We inspired Moses, saying: Smite the sea with thy staff. And it parted, and each part was as a mountain vast.

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾

اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا ﴿٦٤﴾

64. Then brought We near the others to that place.

وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾

اور موسیٰ اور اُن کے ساتھ والوں کو (تو) بچا لیا ﴿٦٥﴾

65. And We saved Moses and those with him, every one;

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾

پھر دوسروں کو ڈبو دیا ﴿٦٦﴾

66. We drowned the others.

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾

بے شک اس قصے میں نشانی ہے۔ لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ﴿٦٧﴾

67. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿٦٨﴾

68. And lo, thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

جب فرعون ایسے ایسے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لایا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ میرے بندوں کو (بنی اسرائیل ایمان لا چکے تھے تو انہیں اپنے بندے ہونے کا شرف بخشا) لے کر رات کو مصر سے نکل کھڑے ہوں اور ساتھ یہ اطلاع بھی کر دی کہ فرعون کو خبر ہو گی تو وہ تمہارا پیچھا کرے گا (اور یوں اپنے انجام کو پہنچے گا) چنانچہ جب فرعون کو علم ہوا کہ بنی اسرائیل تو راتوں رات نکل گئے اور اہلِ مصر سے بہت سا مال اور زیورات بھی لے گئے تو بھڑک اٹھا اور دوسرے شہروں میں بھی ہرکارے دوڑا دیئے کہ سب لڑاکا جوان جمع ہوں اور کہا کہ یہ ایک معمولی سی بے حیثیت جماعت ہیں اور اپنی حرکت سے ہمارے غضب کو آواز دے رہے ہیں کہ چوری چھپے نکل گئے اور لوگوں کا مال بھی لے گئے ہمیں ان سے ضرور نبٹنا ہے چنانچہ پوری تیاری سے پیچھا کرنے کے لیے نکل کھڑا ہوا اور یہ نہ جان سکا کہ اس تدبیر کے ذریعہ سے اللہ نے انہیں ان خوبصورت شہروں باغوں اور چشموں سے نکال دیا اور مال و دولت سے بھرے ہوئے گھروں کو چھوڑ گئے جو بعد میں بنی اسرائیل کو نصیب ہوئے۔ چنانچہ منزلیں مارتے ہوئے گئے اور ایک روز سورج طلوع ہونے کے وقت بنی اسرائیل کو جا لیا جو بحیرۂ قلزم پر پہنچ چکے تھے اور پار اترنے کی فکر میں تھے اُنہوں نے اچانک لشکر فرعونی کو دیکھا تو پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ

ہم تو پکڑے گئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں کہ انبیاء و رسل کو وہ استقامت ہوتے ہیں اور ان کے [illegible] ہیں اور انہیں اللہ کریم کی دی ہوئی خبر پر کامل یقین بھی ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا ہرگز نہیں جبکہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ راستہ بنا دے گا۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مَعِیَ رَبِّیْ

معیتِ باری

میرا رب میرے ساتھ ہے ایک تو صرف اپنی بابت فرمایا دوسرے رب فرما کر ربوبیت صفاتی کا ذکر فرمایا جبکہ یہی حال جب رسول اللہ ﷺ کو پیش آیا اور ہجرت کے وقت جب مشرکین غارِ ثور کے دہانے پر پہنچ گئے تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو آپؐ کی فکر ہوئی جبکہ بنی اسرائیل کو اپنی فکر ہوئی تھی تو آپؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے معیتِ ذاتی کا ذکر فرمایا اور صدیقِ اکبرؓ کو اس میں شامل فرما کر معیتِ ذاتی کو ہر اس اُمتی کے نصیب میں کر دیا جو صدیق اکبرؓ کی طرح آپ کے ساتھ ہو جائے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔

سمندر پھٹ جانے کا مُعجزہ

چنانچہ اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ پانی پر اپنا عصا ماریں جیسے ہی انہوں نے عصا مارا پانی پھٹ گیا اور اس میں متعدد راستے بن گئے جن کے درمیان پانی کے بہت بڑے بڑے پہاڑ کھڑے تھے سمندر تھا سطح زمین تک۔ پانی جب الگ ہوا ہوگا تو کیسے کیسے پہاڑ بنے ہوں گے چنانچہ بنی اسرائیل اندر گھس گئے اور دوسرے کنارے پر چلے گئے یہاں یہ سوچنا کہ مدوجذر تھا اور پانی اترا یا چڑھا ہرگز درست نہیں کہ ان آیات کا انکار لازم آتا ہے بلکہ یہ ایک واضح مُعجزہ تھا جو اللہ کی قدرت سے ظاہر ہوا تھا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین تو پار اتر گئے جب کہ فرعون اور اس کا لشکر بھی ان کے تعاقب میں پانی میں بنے ہوئے راستوں پہ اتر چکا تھا اور جب موسیٰ علیہ السلام پار اتر گئے تو پانی اپنی اصلی حالت پہ آگیا فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت غرق ہو گیا اور یوں بظاہر ایک بہت بڑی طاقت بغیر کسی ظاہری جنگ کے صفحہ ہستی سے ہی نابود ہو گئی۔ یہ واقعہ بہت بڑا درسِ عبرت اپنے اندر لیے ہوئے ہے کہ انبیاء کی تعلیمات کی مخالفت کس طرح تباہی کا باعث بنتی ہے مگر اس کے باوجود یہ لوگ آپ پر بہت کم ایمان لاتے ہیں اور ان بدنصیب افراد کی اکثریت اس سے محروم ہے جبکہ آپ کا پروردگار غالب ہے چاہے تو انہیں بھی فرعون کی طرح مٹا دے مگر اپنی شانِ رحمت سے ان سے ابھی درگزر فرما رہا ہے اس میں مسلمانوں کیلئے بھی عبرت ہے کہ احکامِ نبوت کی اطاعت سے دوری ذلت و رسوائی کے قریب کر دیتی ہے۔

رکوع نمبر ۵ — آیات ۶۹ تا ۱۰۴ — وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۹

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾
اور اُن کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو ﴿۶۹﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾
جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو؟ ﴿۷۰﴾

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾
وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور اُن کی پوجا پر قائم ہیں ﴿۷۱﴾

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾
(ابراہیم نے) کہا کہ جب تم انکو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں؟ ﴿۷۲﴾

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾
یا تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ ﴿۷۳﴾

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾
انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے ﴿۷۴﴾

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾
(ابراہیم نے) کہا کیا تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو ﴿۷۵﴾

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾
تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی ﴿۷۶﴾

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾
وہ میرے دشمن ہیں مگر خدائے رب العالمین (میرا دوست ہے) ﴿۷۷﴾

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾
جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے ﴿۷۸﴾

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾
اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ﴿۷۹﴾

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾
اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے ﴿۸۰﴾

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾
اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا ﴿۸۱﴾

وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾
اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا ﴿۸۲﴾

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾
اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر ﴿۸۳﴾

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾
اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر ﴿۸۴﴾

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾
اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر ﴿۸۵﴾

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾
اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے ﴿۸۶﴾

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾
اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائینگے مجھے رسوا نہ کیجیو ﴿۸۷﴾

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾
جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکیگا اور نہ بیٹے ﴿۸۸﴾

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾
ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لیکر آیا (وہ بچ جائیگا) ﴿۸۹﴾

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾
اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی ﴿۹۰﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾
اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی ﴿۹۱﴾

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾
اور اُن سے کہا جائیگا کہ جن کو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ﴿۹۲﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ
(یعنی جن کو) خدا کے سوا (پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد

69. Recite unto them the story of Abraham :
70. When he said unto his father and his folk : What worship ye?
71. They said: We worship idols, and are ever devoted unto them.
72. He said: Do they hear you when ye cry?
73. Or do they benefit or harm you?
74. They said: Nay, but we found our fathers acting on this wise.
75. He said: See now that which ye worship,
76. Ye and your forefathers!
77. Lo! they are (all) an enemy unto me, save the Lord of the Worlds,
78. Who created me, and He doth guide me,
79. And Who feedeth me and watereth me,
80. And when I sicken, then He healeth me,
81. And Who causeth me to die, then giveth me life (again).
82. And Who, I ardently hope, will forgive me my sin on the Day of Judgement.
83. My Lord! Vouchsafe me wisdom and unite me to the righteous:
84. And give unto me a good report in later generations,
85. And place me among the inheritors of the Garden of Delight,
86. And forgive my father. Lo! he is of those who err,
87. And abase me not on the day when they are raised,
88. The day when wealth and sons avail not (any man),
89. Save him who bringeth unto Allah a whole heart.
90. And the Garden will be brought nigh for those who ward off (evil),
91. And hell will appear plainly to the erring,
92. And it will be said unto them: Where is (all) that ye used to worship,
93. Instead of Allah? Can

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

گر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں ﴿٩٣﴾

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾

تو وہ اور گمراہ انہیں منہ کے بل اوندھے دوزخ میں ڈالے جائیں گے ﴿٩٤﴾

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور شیطان کے لشکر سب کے سب داخل جہنم ہوں گے ﴿٩٥﴾

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾

وہاں وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے ﴿٩٦﴾

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾

کہ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے ﴿٩٧﴾

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾

جب کہ تمہیں خدائے رب العالمین کے برابر ٹھیراتے تھے ﴿٩٨﴾

وَمَا اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

اور ہم کو ان گنہگاروں ہی نے گمراہ کیا تھا ﴿٩٩﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾

تو آج نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے ﴿١٠٠﴾

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اور نہ گرم جوش دوست ﴿١٠١﴾

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾

کاش ہمیں دنیا میں پھر جانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں ﴿١٠٢﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں ﴿١٠٣﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے ﴿١٠٤﴾

they help you or help themselves?

94. Then they will be hurled therein, they and the seducers,

95. And the hosts of Iblis, together.

96. And they will say, when they are quarrelling therein,

97. By Allah, of a truth we were in error manifest,

98. When we made you equal with the Lord of the Worlds.

99. It was but the guilty who misled us.

100. Now we have no intercessors,

101. Nor any loving friend.

102. Oh, that we had another turn (on earth), that we might be of the believers!

103. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers!

104. And lo, thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

اہلِ مکہ اور اہلِ عرب مشرکین خود کو دینِ ابراہیمی کا پیرو کار جانتے تھے تو ارشاد ہوا کہ انہیں ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بھی سنا دیجیے کہ وہ کیا تھے ان کی تعلیمات کیا تھیں اور یہ لوگ کیا کر رہے ہیں انہیں وہ واقعہ بتائیے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے سوال کیا تھا اور قوم سے بھی کہ آپ لوگ کس کی عبادت کرتے ہیں انہیں بُت پرستی میں گرفتار دیکھ کر جاننا چاہا کہ آخر یہ بتوں میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پوجا کرتے

جس کی عبادت کی جائے اس کا علم بھی کامل ہونا چاہیے اور قدرت بھی ورنہ جو خود محتاج ہو وہ لائقِ عبادت نہیں

ہیں اور اسی میں عمریں تمام کر دیتے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے حال سے واقف ہیں اور تمہاری پکار کو سنتے ہیں اور تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اگر عبادت ترک کر دو تو کیا ان کی ناراضگی سے کسی نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس پر وہ لاجواب ہو گئے کہ ان میں سے تو کوئی بات بھی نہیں ہاں ہم نے اپنے آبا و اجداد

کو ایسا ہی کرتے دیکھا لہٰذا ہم بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ذرا غور کرو کہ جو کچھ تمہارے اجداد کرتے رہے اور اب تم کر رہے ہو یہ تباہی کا راستہ ہے اگر میں بھی ایسا کروں تو سخت نقصان اٹھاؤں گا کہ عبادت کا مستحق صرف وہ پروردگار ہے جو سارے جہانوں کا پیدا کرنے والا اور ان کی سب ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور زندگی کے اسلوب سکھائے یعنی انسانی پیدائش اور پھر ایک بچے کا بڑا ہونا مفکر اور سائنسدان یا سیاستدان بننا امور دنیا کا چلانا اور کاروبارِ حیات میں سرگرم عمل ہونا ایسے ہی انبیاء و رسل کا انقلاب آفرین ہستی بننا یہ سب اس کی قدرتِ کاملہ کے مظاہر ہیں اور پھر انسان مسلسل غذا کا محتاج ہے اس کی روزی کا اہتمام فرماتا ہے صحت و بیماری زندگی کا حصہ ہیں جب بیماری آتی ہے اور پروردگار صحت بخشتا ہے وہ ہی مجھے موت سے ہمکنار کرے گا اور وہی پھر سے زندگی دے گا اور پھر اس کے سامنے سب کا حساب کتاب ہوگا جس میں مجھے اس سے امید کامل ہے کہ میری خطاؤں سے درگزر فرما کر مجھے بخش دے گا۔

انبیاء معصوم ہوتے ہیں ان سے خطا سرزد نہیں ہوتی مگر یہاں عظمتِ الٰہی کا اور اپنی طرف سے کمالِ ادب کا اظہار بھی ہے جبھی تو امید کا لفظ استعمال فرمایا نیز عموم بھی مقصود ہے کہ اللہ ﷻ کا یہ معاملہ سب کے ساتھ ہے یعنی تمہیں بھی اسی کی عبادت کرنا چاہیے کہ اسی نے پیدا کیا علم و عمل کی توفیق دی موت اور زندگی صحت و بیماری اسی کی طرف سے ہے اور آخرت میں اسی کی بخشش کی اُمید بھی۔

غَیْبَت سے حضوری کی طرف

اللہ ﷻ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں حضوری کی کیفیت پیدا ہوگئی تو براہِ راست دعا نکلی کہ اے اللہ مجھے حکم عطا کر۔ حکم سے مراد مفسرین کرام نے علم و حکمت فرمایا ہے۔

احقاقِ حق کے لیے قوت نافذہ کی طلب

مگر تفسیر بحرِ محیط نے امام رازی کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ علم و حکمت تو نبوت کا خاصہ ہے جو انہیں پہلے نصیب تھی یہاں مراد قوت نافذہ ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکیں اور باطل کو مٹا کر حق نافذ کر سکیں چونکہ اقتدار میں لوگوں کے بھٹکنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اگرچہ انبیاء اس سے بالاتر ہوتے ہیں مگر تعلیم کی غرض سے دعا فرمائی کہ ایسا نہ ہو بلکہ مجھے حکومت و اقتدار عطا فرما کر نیکوں اور صالحین کے ساتھ شامل فرما یعنی میں اس

قوت سے نیکی اور بھلائی نافذ کرسکوں اور ایسی کمالِ صداقت اور نیکی کے نفاذ کی قوت بخش کہ میری روایت بعد والوں میں بھی جاری ہو اور ہمیشہ حصولِ اقتدار تیری عظمت کے اظہار کا ذریعہ بنے نہ یہ کہ لوگ اس سے گمراہ ہوتے رہیں چنانچہ آپ کی دعا کی اجابت نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور مسلمانوں کی خصوصاً خلافتِ راشدہ کی حکومت کی صورت میں ظاہر ہوئی نیز آئندہ قیامت تک نیکی غالب اور نافذ کرنے والوں کو آپ کی دعا محیط ہے اور میرے ان اعمال کو قبول فرما کر مجھے جنت اور اس کی نعمتوں کا وارث بنا دے۔

کافر کے لیے زندگی میں ہدایت کی دعا جائز ہے

نیز میرے والد کو ہدایت نصیب فرما کر اس کی بخشش کا سامان کر دے کہ روزِ محشر میرے لیے شرمندگی کا باعث نہ ہو۔ آپ نے دعا تو فرمائی مگر ہدایت کے لیے بندے کا ذاتی فیصلہ اور دلی طلب ضروری ہے جو وہاں نہ تھی لہٰذا محروم رہے۔

اور پھر قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا کہ اس روز مال و دولت جاہ و حشمت یا اولاد وغیرہ کام نہ آئیں گے کہ یہ سب اگر محض دنیا کے حصول کا ذریعہ بنے اور انسان کے دل کو اپنی محبت میں اسیر کر کے اللہ سے غافل کر دیا تو تباہی کا باعث بن گئے ہاں مگر وہ لوگ جن کو قلبِ سلیم نصیب ہوا یا جو اپنے قلب کو سلامت لائے یعنی

قلبِ سلیم

وہ اللہ کی محبت سے آباد اور اللہ کے نور سے روشن رہا اور جاہ و حشمت مال و دولت اور اولاد تک کو اللہ کے احکام کے نفاذ کا ذریعہ بنایا تو اس کا مال بھی اس کے کام آگیا اور اولاد بھی اور قلبِ سلیم کا ذریعہ صرف اور صرف اللہ کا ذکر ہے جیسا کہ ارشاد ہے کہ اللہ کے ذکر سے قلب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور ذکر کے سوتے قلبِ اطہر رسول اللہ ﷺ سے پھوٹتے ہیں اور شیخ انہیں کا امین ہوتا ہے جس کی نظر اور توجہ قلوب کو ذاکر اور روشن کر دیتی ہے۔

اس روز جنت کو قریب ہی سجا دیا جائے گا جو اللہ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے ہوگی اور دوزخ بھی کھینچ کر سامنے کر دی جائے گی کہ اللہ سے بغاوت کرنے والے بھی اپنے ٹھکانے کو دیکھتے رہیں پھر کفار سے سوال ہوگا کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم نے معبود بنا لیا تھا انہیں تلاش کرو کہ آج تمہاری مدد کر سکیں یا کیا وہ اپنا بچاؤ بھی کر سکتے ہیں؟ پھر بتوں اور کفار کو اکٹھا ہی اُلٹے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور ابلیس کا سارا

لاؤ لشکر بھی جہنم میں جھونک دیا جائے گا تب کفار و شیاطین آپس میں لڑیں گے اور کفار کہہ اٹھیں گے اللہ کی قسم ہم گمراہ تھے کہ تم جیسے ذلیل پتھروں کو اور شیاطین کو اللہ کے برابر درجہ دیتے تھے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گمراہ سرداروں اور بے دین لیڈروں نے ہمیں تباہ کر دیا خود بھی مجرم تھے ہمیں بھی بنا دیا آج کوئی ہماری سفارش کرنے والا بھی نہیں اور نہ کوئی خیر خواہ دوست ہے۔

کاش ایک بار پھر دنیا میں جانا نصیب ہو جائے تو ہم یقیناً مسلمان اور ایماندار بن جائیں گے ان سب باتوں میں کس قدر عبرت ہے مگر دنیا میں لوگوں کی اکثریت ایمان سے محروم رہتی ہے یہی حال اس زمانے میں اہل مکہ کا تھا اور آپ کا پروردگار غالب ہے چاہے تو سب کو تباہ کر دے مگر وہ رحم کرنے والا ہے اور درگذر فرماتا ہے کہ انہیں مہلت نصیب ہے۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۱۰۵ تا ۱۲۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۱۰

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾
تو م نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ⑤

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ⑥

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾
میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ⑦

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾
تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ⑧

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ
اور میں اس کام کا تم سے صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو

اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
خدائے رب العالمین ہی پر ہے ⑨

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾
تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو ⑩

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہوئے ہیں ⑪

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
نوح نے کہا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ⑫

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
ان کا حساب (اعمال) میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش تم سمجھو ⑬

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
اور میں مومنوں کو نکال دینے والا نہیں ہوں ⑭

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾
میں تو صرف کھول کھول کر نصیحت کرنے والا ہوں ⑮

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ
انہوں نے کہا کہ نوح اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیئے

مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾
جاؤ گے ⑯

105. Noah's folk denied the messengers (of Allah),

106. When their brother Noah said unto them: Will ye not ward off (evil)?

107. Lo! I am a faithful messenger unto you,

108. So keep your duty to Allah, and obey me.

109. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

110. So keep your duty to Allah, and obey me.

111. They said: Shall we put faith in thee, when the lowest (of the people) follow thee?

112. He said: And what knowledge have I of what they may have been doing (in the past)?

113. Lo! their reckoning is my Lord's concern, if ye but knew;

114. And I am not (here) to repulse believers.

115. Iam onlya plain warner.

116. They said: If thou cease not, O Noah, thou wilt surely be among those stoned (to death).

117. He said: My Lord! Lo! my own folk deny me.
118. Therefore judge Thou between us, a (conclusive) judgement, and save me and those believers who are with me.
119. And We saved him and those with him in the laden ship.
120. Then afterward We drowned the others.
121. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.
122. And lo, thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾
فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾
فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾
ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾

(۱۱۷) نوح نے کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا
(۱۱۸) سو تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے
اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو بچا لے
(۱۱۹) پس ہم نے انکو اور جو اُن کیساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے انکو بچا لیا
(۱۲۰) پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو ڈبو دیا
(۱۲۱) بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے
والے نہیں تھے
(۱۲۲) اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے

اسرار و معارف

نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ کے رسولوں کو ماننے سے انکار کر دیا کہ نوح علیہ السلام کا انکار کر کے گویا

نبی اور رسُول کو نہ ماننا گویا منصب نبوّت کا انکار شمار ہوگا جیسے سب کا انکار کر دیا

انہوں نے منصب نبوت و رسالت کا انکار کیا جو تمام انبیاء کا انکار شمار ہوا۔ اور نوح علیہ السلام ان کے لیے کوئی غیر معروف آدمی نہ تھے ان کے قومی بھائی تھے جن کی ذات سے وہ بخوبی واقف تھے مگر جب انہوں نے ان کے کردار پر بات کی اور فرمایا یاد رکھو میں اللہ ؐ کا رسول ہوں اور امانتدار ہوں یعنی وہی کہتا ہوں جو اللہ ؐ کہنے کا حکم دیتے ہیں اور تم سے اس لیے کہتا ہوں کہ اللہ ؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ لہذا اللہ سے ڈرو اس کی نافرمانی سے باز آؤ اور میری اطاعت کرو جو دراصل اللہ ؐ کی اطاعت ہے۔ یہ بھی دیکھ لو کہ اس ساری تبلیغ اور مجاہدے پر میں تم

تبلیغ اور عبادات پہ اُجرت

سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا بلکہ میری اجرت اللہ کریم ہی دینگے جو سب جہانوں کو پالنے والے ہیں۔ یہ مسئلہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ عبادات اور تبلیغ پر اجرت جائز نہیں مفتی محمد شفیع مرحوم معارف القرآن میں فرماتے ہیں کہ سلف صالحین نے اس کو حرام کہا ہے مگر متاخرین نے اس کو بحالتِ مجبوری جائز قرار دیا ہے۔ گویا آج بھی مجبوری کے تحت

جائز ہے اور مناسب یہ ہے کہ آدمی روزی کا کوئی دوسرا معروف ذریعہ اپنائے اور عبادات و تبلیغ پر اجرت نہ لے چنانچہ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ کی نافرمانی سے باز آجاؤ اور میری اطاعت اختیار کرو جس پر قوم نے جواب دیا آپ کی اطاعت کریں جبکہ آپ پر جو چند لوگ ایمان لائے وہ مفلس اور رذیل یعنی مزدور پیشہ لوگ ہیں۔ دنیا داروں کے

دُنیا دار کے لیے امیر و غریب بھی دو قومیں ہیں

نزدیک امیر اور غریب دو الگ قومیں ہیں اور سب بھلائیاں امارت میں اور ساری رذالت غربت میں نظر آتی ہے جبکہ اللہ کے نزدیک بھلائی اور خوبی اطاعت میں ہے خواہ غریب کرے یا امیر اور رذالت نافرمانی میں ہے چنانچہ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا یہ خیال درست نہیں کہ اعمال کا حساب تو اللہ کو لینا ہے اور وہ ہی دلوں کے حال سے بھی واقف ہے رہی یہ بات کہ میں انہیں نکال باہر کروں تب تم ایمان لاؤ گے تو میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایمان لا چکے تم بھی چاہو تو ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ ورنہ تمہاری مرضی کہ میرا منصب برے کاموں اور غلط عقائد کے انجام بد کی خبر دینا ہے جو میں تم سب کو پہنچا رہا ہوں اس سے بچاؤ کا راستہ اختیار کرنا تمہارا کام ہے۔ ان کھری کھری باتوں پہ وہ اور بھڑک اُٹھے اور کہنے لگے کہ آپ یہ سب کچھ کہنا اور کرنا بند کیجیے اور ہمارے معاشرے کے خلاف کوئی نئی راہ مت کھولیے ورنہ ہم بطورِ سزا آپ کو سنگسار کر دیں گے ایک بہت لمبے عرصے بعد ان سے ناامید ہو کر آپ نے دعا کی بارِ الٰہا اب میری قوم نے میری اور مومنین کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں اپنی بات منوانے سے ناامید ہو چکا ہوں اب میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجیے کہ یہ تباہ و برباد ہو کر مٹ جائیں اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو ان سے اور عذابِ الٰہی سے بھی نجات دیجیے۔ چنانچہ اللہ ؑ کا عذاب نازل ہوا جس میں صرف نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی میں سوار لوگ تو محفوظ رہے باقی سب کے سب غرق ہو کر تباہ ہو گئے۔ یہ سب قصہ بھی اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ اس میں بہت بڑی عبرت ہے اور انبیاء کی نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہ بات سامنے آجاتی ہے مگر اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان سے محروم رہتے ہیں جبکہ اللہ ؑ ان سب کی ہلاکت پہ بھی قادر ہے مگر وہ رحیم ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۱۱ آیات ۱۲۳ تا ۱۴۰

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۲۳﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کہ تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۱۲۴﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾

میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ﴿۱۲۵﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۲۶﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ

اور میں اس کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۲۷﴾

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

بھلا تم ہر اونچی جگہ پر عبث نشان تعمیر کرتے ہو ﴿۱۲۸﴾

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے ﴿۱۲۹﴾

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالم بن کر پکڑتے ہو ﴿۱۳۰﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ﴿۱۳۱﴾

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جنکو تم جانتے ہو ڈرو ﴿۱۳۲﴾

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

اس نے تمہیں چارپایوں اور بیٹوں سے مدد دی ﴿۱۳۳﴾

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾

اور باغوں اور چشموں سے ﴿۱۳۴﴾

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾

مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے سخت دن کے عذاب کا خوف ہے ﴿۱۳۵﴾

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ

وہ کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے

مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

یکساں ہے ﴿۱۳۶﴾

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں ﴿۱۳۷﴾

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آنے کا ﴿۱۳۸﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

تو انہوں نے ہود کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا بیشک اس

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے نہیں تھے ﴿۱۳۹﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿۱۴۰﴾

123. (The tribe of) 'Aad denied the messengers (of Allah).

124. When their brother Hud said unto them: Will ye not ward off (evil)?

125. Lo! I am a faithful messenger unto you,

126. So keep your duty to Allah and obey me.

127. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

128. Build ye on every high place a monument for vain delight:

129. And seek ye out strongholds, that haply ye may last for ever!

130. And if ye seize by force, seize ye as tyrants?

131. Rather keep your duty to Allah, and obey me

132. Keep your duty toward Him Who hath aided you with (the good things) that ye know

133. Hath aided you with cattle and sons,

134. And gardens and water-springs

135. Lo! I fear for you the retribution of an awful Day

136. They said: It is all one to us whether thou preachest or art not of those who preach;

137. This is but a fable of the men of old,

138. And we shall not be doomed.

139. And they denied him, therefor We destroyed them. Lo! herein is indeed a portent,

yet most of them are not believers.

140. And lo! thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

ایسا ہی حال قومِ عاد کا ہے جس نے اللہ کے رسولوں کی بات کا انکار کیا جبکہ ان کی طرف ہُود علیہ السلام

مبعوث ہوئے جو ان کے قومی بھائی تھے۔ اور انہیں وہی دعوت پہنچائی کہ اللہ سے ڈرو اور اپنے کردار کی اصلاح کرو۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور نہایت امانت داری کے ساتھ اللہ کا پیغام پہنچا رہا ہوں لہٰذا خوفِ خدا اختیار کرو اور میری بات مانو جس کا تم سے کوئی معاوضہ بھی طلب نہیں کرتا بلکہ اپنی اُجرت کا اللہ سے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے امیدوار ہوں۔ تم اپنی حالت پر غور کرو کہ ہر وادی میں تم نے بڑی بڑی یادگاریں تعمیر کی ہیں اور ضرورت سے زائد بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے تم نے ہمیشہ

بلاضرورت بڑی عمارات اور یادگاریں تعمیر کرنا مذموم ہے

اسی دنیا میں رہنا ہو۔ مفسرین کرام کے مطابق بلاضرورت کروڑوں خرچ کر کے محض یادگاریں بنانا اور بلاضرورت بڑے بڑے محلات بنانا شرعاً قابلِ مذمت اور بہت بُرا ہے اور اگر حاکم بناتے جب کہ ملک میں لوگ ضروریاتِ زندگی کو ترس رہے ہوں تو یہ حرام ہے۔ نیز اس دنیاوی شوکت کی نمائش نے تمہارے دل بہت سخت کر دیئے ہیں اور اگر کسی سے مواخذہ کرتے ہو تو اس پر بہت سختی کرتے ہو۔ اور ظلم کی حد تک چلے جاتے ہو۔ یہ متکبرانہ انداز ایمان کی راہ میں روکاوٹ بنتے ہیں ان سے باز آؤ اللہ سے ڈرو میری بات مان لو۔ ذرا سوچو اللہ نے تم پر کس قدر انعامات فرمائے ہیں مال اولاد سستے گھر خوبصورت باغات اور چشمے مگر ڈر اس بات کا ہے کہ تمہاری بداعمالی کسی دن بہت بڑا عذاب نہ لے آئے اور سب کچھ تباہ ہو جائے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کچھ کہیں یا نہ کہیں ہمارے نزدیک آپ کی بات کی کوئی اہمیت نہیں اور اس طرح کی باتیں پہلے بھی لوگ کیا کرتے تھے ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی ضرور ہوتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں مگر کوئی عذاب نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ چنانچہ جب انہوں نے نبی کی بات کا انکار ہی کر دیا تو ان پر عذاب نازل ہو گیا اور وہ تباہ و برباد ہو کر مٹ گئے اس قصہ میں بھی عبرت کا سامان ہے مگر اس کے باوجود بھی اکثر لوگ ایمان سے محروم ہیں اور اللہ قادر ہے کہ ان کی گرفت کرے مگر یہ اس کی رحمت ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۸ آیات ۱۴۱ تا ۱۵۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ 19/12

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ (اور قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۴۱﴾)

141. (The tribe of) Thamud denied the messengers (of Allah).

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾

جب اُن سے اُنکے بھائی صالح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ﴿١٤٢﴾

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾

میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿١٤٣﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿١٤٤﴾

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ

اور میں اس کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (صلے)

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾

رب العالمین کے ذمے ہے ﴿١٤٥﴾

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾

کیا جو چیزیں (تمہیں) یہاں (میسر) ہیں انمیں تم بیخوف چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ ﴿١٤٦﴾

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾

(یعنی) باغ اور چشمے ﴿١٤٧﴾

وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾

اور کھیتیاں اور کھجوریں جنکے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں ﴿١٤٨﴾

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾

اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو ﴿١٤٩﴾

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرے کہے پر چلو ﴿١٥٠﴾

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾

اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو ﴿١٥١﴾

الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾

جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ﴿١٥٢﴾

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾

وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو ﴿١٥٣﴾

مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ

تم اور کچھ نہیں ہماری ہی طرح کے آدمی ہو۔ اگر سچے ہو

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾

تو کوئی نشانی پیش کرو ﴿١٥٤﴾

قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ

صالح نے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اسکی پانی

شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری ﴿١٥٥﴾

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ

اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾

آپکڑے گا ﴿١٥٦﴾

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ﴿١٥٧﴾

تو انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر نادم ہوئے ﴿١٥٧﴾

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً

سو اُن کو عذاب نے آپکڑا۔ بیشک اس میں نشانی ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾

اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿١٥٨﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ ع

اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿١٥٩﴾

142. When their brother Ṣâliḥ said unto them: Will ye not ward off (evil)?

143. Lo! I am a faithful messenger unto you,

144. So keep your duty to Allah and obey me.

145. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

146. Will ye be left secure in that which is here before us,

147. In gardens and water-springs,

148. And tilled fields and heavy-sheathed palm-trees,

149. Though ye hew out dwellings in the mountains, being skilful?

150. Therefor keep your duty to Allah and obey me,

151. And obey not the command of the prodigal,

152. Who spread corruption in the earth, and reform not.

153. They said: Thou art but one of the bewitched;

154. Thou art but a mortal like us. So bring some token if thou art of the truthful.

155. He said: (Behold) this she-camel. She hath the right to drink (at the well), and ye have the right to drink, (each) on an appointed Day.

156. And touch her not with ill lest there come on you the retribution of an awful Day.

157. But they hamstrung her, and then were penitent.

158. So the retribution came on them. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.

159. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

قوم ثمود نے بھی اللہ کے رسولوں کی بات نہ مانی جب ان کے ہاں ان کے قومی بھائی صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگو اللہ ﷻ کا خوف کرو میں تمہاری طرف اللہ ﷻ کا رسول ہوں اور رسول پوری امانتداری

سے اللہؑ کی بات پہنچاتا ہے چنانچہ میری بات مان لو یہی اللہ کی اطاعت ہے اور میں اپنی بات منوا کر کوئی اُجرت نہیں چاہتا کہ مجھے مال و دولت مل جائے اور میں حاکم بن جاؤں بلکہ میری اجرت تو اللہ کی بارگاہ سے ملے گی جو سب جہانوں کا پروردگار ہے یاد رکھو تم اپنے گھروں میں نہ رہ پاؤ گے یہ خوبصورت گھر یہ باغات اور چشمے اور پھلوں سے لدی پھندی کھجوریں چھوڑ کر جانا ہوگا۔ دیکھو اللہؑ نے تمہیں کیا مہارت بخشی ہے کہ پہاڑوں کو کاٹ کر خوبصورت اور پُرتکلف گھر بنا لیتے ہو۔ کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنا اللہؑ کا احسان ہے اور ہر زمانے کے اپنے فنون ہیں۔ ازمنۂ رفتہ کے بعض فنون ایسے بھی پائے گئے جو آج بھی بہت مشکل نظر

کمالِ ہُنر

آتے ہیں جیسے اہرام کی تعمیر اس میں جیومیٹری کے زاویے اور ریز کا استعمال جو براہِ راست سورج کی روشنی سے حاصل کی جاتی ہیں ایسے ہی ثمود کے گھر کہ بڑے پہاڑوں کی ٹھوس چٹانوں کو کاٹ کر پُرتکلف اور اوپر نیچے کئی منزلہ گھروں کی تعمیر جو آج بھی محال نظر آتی ہے لہٰذا کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنا جو انسانی بہتری کے کام آئے اللہؑ کی نعمت ہے ہاں اگر اسے تخریب میں استعمال کیا جائے یا اللہ سے غفلت کا سبب بن جائے تو یہی عذاب بن جائے گا یعنی بات حصولِ فن کی نہیں اس کے استعمال کی ہے لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہؑ کے نافرمان لوگوں کی بات نہ مانو جو تمہارے سردار اور رہنما بنے ہوئے ہیں اور اللہؑ کی زمین پر فساد پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں جن میں بھلائی اور اصلاح کی کوئی بات نہیں تو لوگ کہنے لگے کہ آپ پر تو جادو کے بہت بُرے اثرات لگتے ہیں جو یوں بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہو اور کہتے ہو میں نبی ہوں حالانکہ ہماری طرح کے بشر اور آدمی ہو ان کے خیال میں بشر یا آدمی نبی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اگر واقعی نبی ہو اور اپنی بات میں سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو یعنی کوئی معجزہ دکھاؤ۔ انہوں نے دعا کی اور بطور معجزہ ایک چٹان سے اونٹنی برآمد ہو گئی۔ جس کا مفصل تذکرہ دوسری جگہ موجود ہے۔ فرمایا یہ اونٹنی کا اس طرح سے پیدا ہونا میری دلیل ہے اور اب پانی کے چشموں پر ایک روز یہ سارا پانی پی لے گی اور ایک روز تمہارے مویشی اور ریوڑ پی سکیں گے خبردار اسے کبھی نقصان نہ پہنچانا ورنہ تمہیں اللہ کا عذاب آپکڑے گا وہ ایمان بھی نہ لائے ماسوا چند خوش نصیبوں کے اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ چنانچہ ایک صبح اٹھے تو بہت نادم تھے کہ عذاب کے آثار ظاہر تھے اور عذاب کے ظاہر ہو جانے کے بعد ندامت کس کام کی چنانچہ ان پر عذاب نازل ہو گیا اور تباہ و برباد ہو گئے یہ سب عبرت آموز

تاریخ ہے اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے حالانکہ اللہ قادر ہے انہیں بھی عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے مگر یہ تیرے رب کی رحمت ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۹ آیات ۱۶۰ تا ۱۷۵ وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۱۳

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾

اور قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۶۰﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾

جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے ﴿۱۶۱﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾

میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۶۲﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۶۳﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اور میں تم سے اس کام کا بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾

رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۶۴﴾

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾

کیا تم جہان کے لوگوں میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو ﴿۱۶۵﴾

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی

اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

ہیں کو چھوڑتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو ﴿۱۶۶﴾

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ

وہ کہنے لگے کہ لوط اگر تم باز نہ آؤ گے تو شہر بدر کئے

مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

جاؤ گے ﴿۱۶۷﴾

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾

لوط نے کہا میں تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں ﴿۱۶۸﴾

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں کے بد انجام سے بچا لے ﴿۱۶۹﴾

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾

سو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی ﴿۱۷۰﴾

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾

مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ﴿۱۷۱﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾

پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۷۲﴾

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ

اور ان پر مینہ برسایا سو جو مینہ ان لوگوں پر برسایا جو ڈرائے

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

گئے تھے وہ برا تھا ﴿۱۷۳﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾

والے نہیں تھے ﴿۱۷۴﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے ﴿۱۷۵﴾

160. The folk of Lot denied the messengers (of Allah).

161. When their brother Lot said unto them: Will ye not ward off (evil)?

162. Lo! I am a faithful messenger unto you,

163. So keep your duty to Allah and obey me.

164. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

165. What! Of all creatures do ye come unto the males,

166. And leave the wives your Lord created for you? Nay, but ye are froward folk!

167. They said: If thou cease not, O Lot, thou wilt soon be of the outcast.

168. He said: I am in truth of those who hate your conduct.

169. My Lord! Save me and my household from what they do.

170. So We saved him and his household, every one,

171. Save an old woman among those who stayed behind.

172. Then afterward We destroyed the others.

173. And We rained on them a rain. And dreadful is the rain of those who have been warned.

174. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.

175. And lo! thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

قومِ لوط نے بھی اللہ کے رسولوں کا انکار کیا جب ان کے قومی بھائی لوط علیہ السلام نے انہیں دعوت دی کہ اللہ کا خوف اختیار کرو میں تمہارے لیے اللہ کا رسول اور امین ہوں لہٰذا میری بات مان کر اللہ کی اطاعت اختیار کرو میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا بلکہ میرا اجر تو اللہ کریم دیں گے جو سب جہانوں کو پالنے والے ہیں۔ تم اپنے کام کی خباثت تو دیکھو کہ اپنی بیویوں کو چھوڑ کر مردوں اور لڑکوں سے بدفعلی کرتے ہو ایسا بُرا کام تو دُنیا میں تمہارے سوا کوئی نہیں کرتا۔ یہاں سے علماء نے ثابت فرمایا ہے کہ بدفعلی

بدفعلی حرام ہے

حرام ہے خواہ اپنی بیوی سے بھی کرے نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ بلکہ بیوی بھی اسی طرح حلال ہے جس طرح فطرت کا تقاضا ہے اور غیر فطری طریقہ حرام ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اپنے کام سے کام رکھو اور اگر آپ باز نہ آئے تو ہم آپ کو شہر بدر کر دیں گے پھر تم نیک لوگ الگ شہر بساتے پھرنا آپ نے فرمایا تم جو کچھ بھی کر لو میں تمہارے اس فعل سے سخت بیزار ہوں اور اس سے سمجھوتہ نہیں کر سکتا نیز آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ اس بدکاری پر جو عذاب آنے والا ہے اس سے مجھے اور میرے متبعین کو بچا لے چنانچہ اللہ کریم نے انہیں اور ان کے لوگوں کو عذاب سے بچا لیا سوائے ان کی بُڑھیا بیوی کے جو ایمان نہ لائی تھی وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہ گئی اور پھر اس قوم کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا گیا اور اس پر آسمان سے پتھر برسائے گئے جو بہت سخت عذاب تھا جو ان کے نہ ماننے کے سبب نازل ہوا۔

لُوطی کی سزا

یہاں سے حنفیہ نے اخذ فرمایا ہے کہ لُوطی کو بلندی سے گرا دیا جائے یا اس پر دیوار گرائی جائے اور یوں اسے ہلاک کیا جائے۔

یہ قصہ بھی بہت عبرت آموز ہے مگر لوگ اکثر ایمان سے محروم رہتے ہیں حالانکہ اللہ غالب ہے مگر اس کی رحمت سے انہیں ابھی مہلت مل رہی ہے۔

رکوع نمبر ۱۰ آیات ۱۷۶ تا ۱۹۱

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾

اور بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۷۶﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

جب ان سے شعیب نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿۱۷۷﴾

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۷۸﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾

تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۷۹﴾

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اور میں اس (کام) کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

(خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۸۰﴾

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

(دیکھو) پیمانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو ﴿۱۸۱﴾

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾

اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو ﴿۱۸۲﴾

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

فساد نہ کرتے پھرو ﴿۱۸۳﴾

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور پہلی خلقت کو پیدا کیا ﴿۱۸۴﴾

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾

وہ کہنے لگے کہ تم جادو زدہ ہو ﴿۱۸۵﴾

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ

اور تم اور کچھ نہیں ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ اور ہمارا خیال

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾

ہے کہ تم جھوٹے ہو ﴿۱۸۶﴾

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

گرا دو ﴿۱۸۷﴾

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

(شعیب نے) کہا کہ جو کام تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے ﴿۱۸۸﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ

تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا پس سائبان کے عذاب نے انکو

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

آ پکڑا۔ بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا ﴿۱۸۹﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اس میں یقیناً نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

والے نہیں تھے ﴿۱۹۰﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿۱۹۱﴾

176. The dwellers in the wood (of Midian) denied the messengers (of Allah),

177. When Shu'eyb said unto them: Will ye not ward off (evil)?

178. Lo! I am a faithful messenger unto you,

179. So keep your duty to Allah and obey me.

180. And I ask of you no wage for it: my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

181. Give full measure, and be not of those who give less (than the due).

182. And weigh with the true balance.

183. Wrong not mankind in their goods, and do not evil, making mischief in the earth.

184. And keep your duty unto Him Who created you and the generations of the men of old.

185. They said: Thou art but one of the bewitched;

186. Thou art but a mortal like us, and lo! we deem thee of the liars.

187. Then make fragments of the heaven fall upon us, if thou art of the truthful.

188. He said: My Lord is best aware of what ye do.

189. But they denied him, so there came on them the retribution of the day of gloom. Lo! it was the retribution of an awful Day.

190. Lo! herein is indeed a portent; yet most of them are not believers:

191. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

بن کے باسیوں نے بھی اللہ کے رسولوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی

قوم تھی اور ان کے گرد خوبصورت جنگل تھے انہیں اصحابُ لئیکۃ یعنی "جنگلوں میں مقیم" کہا گیا ہے انہیں بھی شعیب علیہ السلام نے ویسا ہی پیغام دیا کہ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرلو کہ میں اللہ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں اور مجھے تم سے کوئی بدلہ بھی مطلوب نہیں نہ دولت نہ اقتدار بلکہ میرا اجر تو اللہ کریم عطا فرمائیں گے جو سب جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ یہ قوم ناپ تول میں کمی کیا کرتی تھی لہذا آپ نے اس پر گرفت فرمائی اور فرمایا کہ ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو اور سیدھی ترازو رکھ کر درست ناپ تول کیا کرو۔

ناپ تول میں کمی حرام ہے

ناپ تول سے مراد تمام حقوق اور فرائض ہیں خواہ خرید و فروخت ہو ملازم یا مزدور کی اجرت ہو یا ملازم یا مزدور کام میں سستی کرے یا عبادات میں سستی کی جائے تو یہ سب ناپ تول کے حکم میں ہے۔ لوگوں کے ساتھ لین دین میں کمی نہ کیا کرو اور دوسروں کا حق نہ مارا کرو کہ اس سے زمین میں فساد پھوٹ پڑتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے۔ اسلام کا کمال یہی ہے

اسلامی نظام امنِ عامہ کا ضامن ہے

کہ ہر آدمی کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور سب سے فرائض کی بھرپور ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے لہذا امنِ عامہ کا کمال تاریخی اعتبار سے بھی اسلامی حکومت ہی میں نظر آتا ہے وہ کہنے لگے لگتا ہے آپ پر کسی نے جادو کر دیا ہے ہمارے اپنے اموال ہیں جو چاہیں کریں اور آپ تو عام آدمی ہیں ہماری طرح بھلا نبی کیسے ہو گئے بلکہ ہمارا خیال ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور اگر آپ واقعی اللہ کے بھیجے ہوتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیجیے تاکہ تصدیق ہو جائے کہ آپ نبی ہیں انہوں نے فرمایا نبی کا کام اللہؐ کا پیغام پہنچانا ہے وہ میں کر رہا ہوں عذاب دینا یا اعمال پر جزا و سزا یہ میرے رب کا کام ہے اور وہ ہر ایک کے اعمال سے پوری طرح واقف ہے وہ نہ مانے اور ان کے اس انکار پر انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا۔ ہوا یہ کہ سخت گرمی پیدا ہو گئی نہ گھر میں چین نہ باہر آرام اور پاس والے جنگل پر بادل چھا گیا جس کے سائے میں ٹھنڈی ہوا چلتی تھی چنانچہ سب لوگ بھاگ بھاگ کر اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے جو خوبصورت سائبان بن رہا تھا کہ اچانک اس میں سے آگ برسنے لگی اور یوں وہ سب ایک سخت ترین عذاب کی لپیٹ میں آکر تباہ ہو گئے۔ ان کا قصہ بھی بہت عبرت آموز ہے مگر لوگ ہیں کہ اکثر ایمان سے محروم ہیں حالانکہ اللہ قادر ہے انہیں عذاب دے سکتا ہے مگر یہ اس کی رحمت

ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۱۱ آیات ۱۹۲ تا ۲۲۷ وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۱۵

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾
اور یہ (قرآن تمہے) پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے ﴿۱۹۲﴾

192. And lo! it is a revelation of the Lord of the Worlds,

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾
اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے ﴿۱۹۳﴾

193. Which the True Spirit hath brought down,

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾
(یعنی اُس نے تمہارے دل پر القا کیا ہے تاکہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو ﴿۱۹۴﴾

194. Upon thy heart, that thou mayest be (one) of the warners,

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾
(اور القا بھی) فصیح عربی زبان میں کیا ہے ﴿۱۹۵﴾

195. In plain Arabic speech.

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾
اور اسکی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی ہوئی ہے ﴿۱۹۶﴾

196. And lo, it is in the Scriptures of the men of old.

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا
کیا اُن کے لئے یہ سند نہیں ہے کہ علمائے بنی اسرائیل اس
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾
(بات) کو جانتے ہیں ﴿۱۹۷﴾

197. Is it not a token for them that the doctors of the Children of Israel know it?

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾
اور اگر ہم اس کو کسی غیر اہل زبان پر اتارتے ﴿۱۹۸﴾

198. And if We had revealed it unto one of any other nation than the Arabs,

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾
اور وہ اسے ان لوگوں کو پڑھ کر سناتا تو یہ اسے کبھی نہ مانتے ﴿۱۹۹﴾

199. And he had read it unto them, they would not have believed in it.

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾
اسی طرح ہم نے انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیا ﴿۲۰۰﴾

200. Thus do We make it traverse the hearts of the guilty.

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾
وہ جب تک دردناک عذاب کو دیکھ لیں اسکو نہیں مانیں گے ﴿۲۰۱﴾

201. They will not believe in it till they behold the painful doom,

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾
وہ اُن پر ناگہاں آواقع ہوگا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی ﴿۲۰۲﴾

202. So that it will come upon them suddenly, when they perceive not.

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾
اُس وقت کہیں گے کیا ہمیں مہلت ملے گی؟ ﴿۲۰۳﴾

203. Then they will say: Are we to be reprieved?

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
تو کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں ﴿۲۰۴﴾

204. Would they (now) hasten on Our doom?

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾
بھلا دیکھو تو اگر ہم ان کو برسوں فائدے دیتے رہیں ﴿۲۰۵﴾

205. Hast thou then seen, if We content them for (long) years,

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾
پھر اُن پر وہ عذاب آواقع ہو جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے ﴿۲۰۶﴾

206. And then cometh that which they were promised,

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾
تو جو فائدے یہ اٹھاتے رہے اُن کے کس کام آئیں گے ﴿۲۰۷﴾

207. (How) that wherewith they were contented naught availeth them?

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اسکے لئے نصیحت کرنے والے پہلے بھیج دیئے ﴿۲۰۸﴾

208. And We destroyed no township but it had its warners,

ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾
(تاکہ نصیحت کریں) اور ہم ظالم نہیں ہیں ﴿۲۰۹﴾

209. For reminder, for We never were oppressors.

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾
اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نازل نہیں ہوئے ﴿۲۱۰﴾

210. The devils did not bring it down.

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾
یہ کام نہ تو انکو سزاوار ہے اور نہ وہ اسکی طاقت رکھتے ہیں ﴿۲۱۱﴾

211. It is not meet for them, nor is it in their power.

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾
وہ (آسمانی باتوں کے) سننے کے مقام سے الگ کر دیئے گئے ہیں ﴿۲۱۲﴾

212. Lo! verily they are banished from the hearing,

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ
تو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکارنا ورنہ تم کو عذاب
مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾
دیا جائے گا ﴿۲۱۳﴾

213. Therefore invoke not with Allah another god, lest thou be one of the doomed.

214. And warn thy tribe of near kindred,

215. And lower thy wing (in kindness) unto those believers who follow thee.

216. And if they (thy kinsfolk) disobey thee, say: Lo! I am innocent of what they do.

217. And put thy trust in the Mighty, the Merciful,

218. Who seeth thee when thou standest up (to pray),

219. And (seeth) thine abasement among those who fall prostrate (in worship).

220. Lo! He, only He, is the Hearer, the Knower.

221. Shall I inform you upon whom the devils descend?

222. They descend on every sinful, false one.

223. They listen eagerly, but most of them are liars.

224. As for poets, the erring follow them,

225. Hast thou not seen how they stray in every valley,

226. And how they say that which they do not?

227. Save those who believe and do good works, and remember Allah much, and vindicate themselves after they have been wronged. Those who do wrong will come to know by what a (great) reverse they will be overturned!

—o—

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾

اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو ﴿٢١٤﴾

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾

اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان سے تواضع پیش آؤ ﴿٢١٥﴾

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

پھر اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے تعلق نہیں ﴿٢١٦﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾

اور خدائے غالب (اور) مہربان پر بھروسا رکھو ﴿٢١٧﴾

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾

جو تم کو جب تم تہجد کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے ﴿٢١٨﴾

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی ﴿٢١٩﴾

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

بیشک وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿٢٢٠﴾

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾

(اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ﴿٢٢١﴾

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾

ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں ﴿٢٢٢﴾

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾

جو سنی سنائی بات (اسکے کان میں) ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں ﴿٢٢٣﴾

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں ﴿٢٢٤﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرمارتے پھرتے ہیں ﴿٢٢٥﴾

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں ﴿٢٢٦﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع

مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں ﴿٢٢٧﴾

اسرار و معارف

اسی طرح انسانیت کی ہدایت کے لیے پروردگارِ عالمین نے یہ قرآن اتارا ہے جسے نہایت ایماندار فرشتہ لے کر نازل ہوا ایسا کوئی احتمال نہیں کہ دورانِ نزول کوئی کمی بیشی ہوئی ہو پھر اس کا نزول آپ ﷺ کے **محلِ نزولِ قرآن قلب ہے اِس لیے معرفتِ الٰہی قلب کو نصیب ہوتی ہے** قلبِ اطہر پہ ہوا کہ مضامین

عقل محض تعمیر و اصلاحِ بدن کے لیے ہوتے ہیں جو کفار اور بدکاروں کی عقول میں بھی آتے ہیں اور انہیں کے

بل پر وہ مادی مشینیں ایجاد کرتے ہیں تجارت کاروبار اور عالمی سیاست چلاتے ہیں مگر اس کتاب کے مضامین تو قلب میں وارد ہوئے جو کافر یا بدکار کو نصیب نہیں کہ اس کا قلب تو مردہ ہوتا ہے نیز اس میں صرف دنیا کے کمالات نہیں بلکہ امورِ دنیا میں اللہ کی معرفت و عظمت اور کاروبارِ حیات میں آخرت کی فلاح اور دارین کی کامیابی سمو دی گئی ہے اس سے ثابت ہے کہ معرفتِ الٰہی کا محل قلب ہے جب تک قلب ذاکر نہ ہوگا محض باتیں ہوتی رہیں گی ان پر اللہ کی معرفت مرتب نہ ہوگی اور نہ ہی ان خوبصورت باتوں سے اصلاحِ احوال ہو سکے گی یہ کلام آپ کے قلب پر اس لیے نازل کیا گیا ہے کہ آپ بھی پہلے انبیاء کی طرح لوگوں کو برے اعمال کے بُرے انجام سے خبردار کریں اور اسے واضح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اس سے علماء نے استدلال فرمایا ہے

قرآن صرف عربی متن کا نام ہے

کہ قرآن صرف متن کا نام ہے اردو انگریزی یا دوسری زبانوں کے تراجم نہ تو قرآن کہلائیں گے نہ وہ قرآن کی جگہ نماز میں پڑھے جا سکیں گے سوائے اس کے کہ کوئی نو مسلم ہو اور قرآن کا حرف بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو چند روز سیکھنے تک کسی زبان کا سہارا لے پھر اس کے مضامین مثلاً توحید و رسالت حشر نشر وغیرہ وہی تو ہیں جو پہلی کتابوں میں بھی تھے اور خود اس عظیم الشان نبی کی بعثت اور قرآن کے نزول کی خبر بھی پہلی کتابوں میں موجود ہے کیا یہ بجائے خود بہت بڑی دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کا ہر پڑھا لکھا بندہ اس سے واقف ہے۔ یہ تو محض عناد کے باعث نہیں مان رہے جو اس قدر سخت ہے کہ اگر یہ قرآن کسی غیر عرب پر بھی نازل ہوتا اور وہ ان کے سامنے پڑھ دیتا جس کا عربی بولنا بھی معجزہ ہوتا تو بھی یہ نہ مانتے اس لیے کہ ان کی بدکاری اور گناہ کی شامت کے طور پر ہم نے ان کے دلوں میں انکار

مُسلسل گناہ قلب سے قبولیت کی استعداد ختم کر دیتا ہے

کو دھنسا دیا ہے ثابت ہے کہ مسلسل گناہ آلود زندگی قلب سے قبولیت کی استعداد ضائع کر دیتی ہے اور حق کا انکار اس میں جم جاتا ہے۔ ہاں یہ مجبور ہو کر مانیں گے جب عند الموت یا آخرت میں عذاب ان کے سامنے آجائے گا درآں حال کہ یہ اس کی اُمید نہ کرتے ہوں گے اچانک دیکھ کر چیخ اٹھیں گے کہ اگر اب مہلت مِل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے مگر تب مہلت نہ ملے گی۔ یہ اب تو کہتے ہیں آپ عذاب لائیے مگر انہیں عذاب کی جلدی کیا ہے وہ تو انہیں اگر برسوں بھی مہلت ملتی رہی تب بھی

آخر واقع ہو کر رہے گا اور مہلت بھی کفر میں ضائع کر دی تو محض لمبی عمر انہیں فائدہ نہ دے گی نہ دولتِ دنیا عذاب کو ٹال سکے گی اور یہ تو قانونِ قدرت ہے کہ ہر قوم کو مہلت دی جاتی رہی جو قومیں تباہ ہوئیں انہیں مہلت بھی ملی اور ان کے پاس نصیحت کرنے والے یعنی انبیاء بھی آئے کہ اللہ اس سے پاک ہیں کہ کسی کو گمان گزرے کہ اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔

نیز کفار کا یہ الزام کہ یہ باتیں ان کو شیطان پڑھاتا ہے بھی کسی طور قابلِ غور نہیں ہو سکتا کہ شیطان بُرائی اور کفر و شرک کی تعلیم دیتا ہے جس پر وہ خود عمل کر رہے ہیں بھلا توحید اور اخلاقِ عالیہ کی تعلیم شیطان کیونکر دے گا یہ تو اس کا کام ہی نہیں اور قرآن تو ایسا کلام ہے کہ شیطان تو اس کے سننے تک کی تاب نہیں لا سکتا اس کی آواز سے بھاگتا ہے لہذا اے مخاطب کبھی بھی اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کر کہ ایسا کرنے والا آخر عذاب میں گرفتار ہوتا ہے کہ یہ شیطانی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

اور آپ اپنے قریبی اعزّہ کو کفر و شرک کے انجامِ بد سے ڈرائیں کہ قریبی عزیز دوسروں سے زیادہ مستحق ہیں پھر دوسروں تک بات پہنچائیں اور جو بھی قبول کر لے اس پر شفقت فرمائیں جو قبول نہ کرے اسے واضح کر دیجیے کہ میں تمہارے اعمال و کردار سے بیزار ہوں صرف ان لوگوں کو ساتھ رکھیے جو صدق دل سے ایمان لائیں محض کثرت کی ضرورت نہیں بلکہ افراد کی بجائے اللہ پر بھروسہ کیجیے جو زبردست قوت والا اور رحم کرنے والا ہے وہ آپ کو ہر حال میں نگاہ میں رکھتا ہے جب آپ اس کی عبادت کرتے ہیں تب بھی اور جب دوسرے عبادت گزاروں میں ہوتے ہیں تب بھی وہ سننے والا بھی ہے اور ہر حال سے واقف بھی۔

عامل کس طرح کے لوگ ہوتے ہیں

آپ کو یہ بھی بتا دیا جائے کہ شیطانی اعمال کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں جن پر شیطان اور اس کے مضامین نازل ہوتے ہیں وہ لوگ سخت جھوٹے اور بدکار ہوتے ہیں کہ کچھ حاصل کرنے کے لیے ویسی ہی صفات ضروری ہوتی ہیں جیسی دینے والے میں ہوں شیطان بھی سُنی سنائی اور جھوٹی بات ان سے کہتا ہے اس میں پھر وہ اپنے پاس سے جھوٹ ملاتے ہیں اور یوں کوئی ایک آدھ بات اتفاقاً سچ اور باقی فسانہ جھوٹ ہوتا ہے جبکہ آپ کا کردار اور گفتار دونوں اس سے پاکیزہ تر ہیں۔

شعر کی اصطلاحی تعریف

کفار کا یہ کہنا کہ یہ باتیں شاعرانہ ہیں بھی درست نہیں۔ اصطلاح میں شعر محض خیالی باتوں کو کہا جاتا ہے مسجع و مقفیٰ عبارت کو نہیں اگر غزل و نظم کو بھی شعر کہا جانے لگا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اکثر کلام محض خیالی اور عملی دنیا میں ناممکن و غلط باتوں پر مبنی ہوتا ہے اور شاعروں کی باتوں میں آکر ان کے پیچھے چلنے والے گمراہ لوگ ہوتے ہیں نیز شاعر محض خیالی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں جبکہ جو کچھ کہتے ہیں وہ نہ کرتے ہیں اور نہ کرنا ممکن ہوتا ہے سوائے ان شاعروں کے جو ایمان سے مالا مال ہوتے اور نیک اعمال اپنائے یعنی شعروں میں بھی نیکی اللہ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی نعت اور اطاعت کی بات کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں قلبی، عملی اور زبانی ہر طرح سے کہ ان کا شعر بھی اللہ کی یاد دلاتا ہے اور کفار کے مقابلہ میں ظلم کا جواب دینے کے لیے جنہوں نے شعر کہے یہ ان کا حق تھا کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا لہذا آپ کے متبع تو دنیا کے مثالی انسان ہیں۔ بھلا آپ کو شاعر یا آپ کے ارشادات کو شاعرانہ کہنا ہرگز درست نہیں اور ایسا کہنے والے ظالم بہت جلد دیکھ لیں گے کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

الحمد للہ سورہ شعراء تمام ہوئی اللہ کریم قبول فرما کر تکمیلِ تفسیر کی توفیق بخشیں آمین۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۴ ہجری ۹۴-۲-۱۷ء